REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۳ — شمارہ ۴۶

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۹ - ۱۴۳

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

۱۲ جمادی الثانی ۱۴۱۵ ہجری | ۱۷ نبوت ۱۳۷۳ ہش | ۱۷ نومبر ۱۹۹۴ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۱۴ نومبر (ایم۔ ٹی۔ اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

انسان کو چاہیئے کہ جتنی جلدی اس سے ہو سکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے

اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر..... کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو ہزاروں لاکھوں لوگ ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر ان کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کئی کئی حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔ انسان جتنی فکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کرتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا مگر کوئی کوشش کر کے بھی دیکھے اگر ایک کے ہاں اولاد نہیں ہے تو وہ اسی بچہ کی خاطر کیسی کیسی سختیاں جھیلتا ہے اور کس کس طرح کے وسائل اور تدابیر سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور گلیوں کا کہاں خوار ہوتا پھرتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں۔

غرض یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان جب اپنی زندگی کی اصل غرض سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے دھندوں اور بکھیڑوں میں سرگرداں اور مارا مارا پھرتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ جتنی جلدی اس سے ہو سکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے جب تک اس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا تب تک کچھ بھی نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر انسان آہستہ آہستہ خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا جلدی سے اس کی طرف آتا ہے اور اگر انسان جلدی سے اس کی راہ میں ترقی کرتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے لیکن اگر بندہ خدا سے لاپرواہ بن بیٹھا ہے اور غفلت اور سستی سے کام لے پھر اس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

(ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ملفوظات جلد ۱ صفحہ نمبر ۵)

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۳ ہش (۱۹۹۴ء) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب کرام اس عظیم الشان روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

شادی بیاہ کی تقریبات کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ر فروری ۱۹۹۴ء کو ایم ۔ ٹی ۔ اے پر ملاقات پروگرام کے دوران اور پھر اپنے خطبہ جمعہ ۱۳ر مئی ۱۹۹۴ء میں شادی بیاہ کے موقعہ پر مہمان نوازی کے سلسلہ میں جو ہدایات دیں ہیں ذیل میں قارئین بدر کے ازدیاد ایمان اور اضافہ علم و عمل کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور نے فرمایا: خوشی کے موقعہ پر مہمانوں کو کھانا کھلانا ایک عام سنت کے تابع ہے اور شادی کے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور مہمانوں کی خاطر مدارات کرنا عین اس موقعہ کے مناسب حال ہے لیکن اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کلوا و اشربوا ولا تسرفوا کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اسراف سے کلی طور پر بچنا چاہیئے۔

جہاں تک مہمان نوازی کا تعلق ہے تو روزمرہ کی زندگی میں جو فرق ایک امیر اور ایک غریب کی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ اسی نسبت سے ان کی بچیوں کی شادیوں کی تقریب میں پایا جائے تو وہ عین فطرت کے مطابق ہوگا۔ اس میں کسی قسم کا احساس برتری یا احساس کمتری نہیں ہونا چاہیئے۔

کسی تقریب میں اسراف کا پایا جانا عام طور پر بد رسومات بجالانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے ان بد رسومات سے جو معاشرہ میں داخل ہوگئی ہیں۔ ان سے احتراز لازم ہے۔ یعنی گانا بجانا۔ ڈانس کرنا فلمی گانوں کا سننا وغیرہ وغیرہ

بہت سے امراء ہماری جماعت میں ایسے ہیں جو شادیوں پر بہت لغو حرکتیں کرتے ہیں جن سے کراہت آتی ہے۔ اور ان لوگوں پر رحم آتا ہے کہ وہ ساری بے ہودہ باتیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں نکالا اور روشنی میں لے کر آئے۔ ایک دوسرے کی ریس کرتے ہوئے ان سب باتوں کو دوہرانا چاہتے ہیں۔ بعضوں کے ہاں سنا ہے بینڈ بھی آجاتے ہیں۔ بے حد ضیاع ہوتا ہے اور دولت کو خاک کی طرح اڑایا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے دولت کے بعض مصارف کو فائدہ کا نہیں بلکہ نقصان کا موجب بتایا ہے۔ اسراف کرنے والوں کے متعلق کہا ہے کہ یہ شیطان کے بھائی ہیں جو اس طرح اپنے رزق کو برباد کرتے ہیں اور جس طرز پر وہ شادیاں مناتے ہیں۔ ان کا مزاج بول رہا ہوتا ہے کہ وہ احمدیت کے مزاج سے ہٹ چکے ہیں اور دنیا داری کے مزاج میں داخل ہو رہے ہیں اس لئے ان کو سادگی کی تعلیم دینا اور ہمدردی کے ساتھ سمجھانا ہم سب پر فرض ہے۔ ہمارا کردار عظیم ہے۔ پس سادگی اور متوازن خرچ کے دائرہ میں رہتے ہوئے خوشیاں منائی جائیں۔

اپنے معاشرہ میں احساس پیدا کرنا چاہیئے کہ اگر ہم زیادہ خرچ کرنے کی توفیق رکھتے ہیں تو ہمیں دوسروں کی بچیوں کی شادیوں پر خرچ کرنا چاہیئے۔ غرباء کی بچیاں خواہ صبر کریں یا نہ کریں ان کا دل تو چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنی شادیوں پر مناسب رنگ میں خوشی منا سکیں۔ اس لئے امراء کو چاہیئے کہ وہ اپنی ہر شادی کے موقعہ پر ایک حصہ مثلاً دسواں حصہ اس غرض سے مخفی طور پر جماعت کے سپرد کر دیں کہ مستحق بچیوں کی شادی ہوگی تو وہ ان پر خرچ کریں گے۔ ان کی شادیوں پر اپنے حالات کے مطابق مناسب دعوت کا انتظام کر دیا کریں گے۔ اس سے آپس میں محبتیں بڑھیں گی اور بجائے اس کے کہ امارت اور غربت کے یہ فرق نفرتوں میں تبدیل ہوں قربتوں کے موجب بن جائیں گے اور ایک دوسرے کے دلوں کو قریب کرنے کا موجب بنیں گے لجنات میں سے جو نیک دل خواتین ہیں وہ ایسے موقعہ پر اپنی خدمات پیش کریں کہ ہم تمہارا کھانا پکا دیتی ہیں۔ کچھ بہنیں مل کر اس کا انتظام کر دیں۔ دس پندرہ بیس مہمانوں میں رونق بڑھے گی۔ حوصلہ ملے گا شادیوں میں ایک خاص پیار کا رنگ پیدا ہو جائے گا۔ امراء کو یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اپنی شادیوں میں غریب بھائیوں کو مدعو کریں تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ بدنصیب اور بدبخت ہیں وہ شادیاں جن میں بلانے والے غریبوں کو نہ بلائیں اور صرف امیروں کو بلائیں اور پھر جب غریب ان کو اپنی شادیوں پر بلائیں تو وہ وہاں نہ جائیں کہ یہ غریبوں کی شادی ہے امیروں کو خاص طور پر غریبوں کی شادی پر پہنچنا چاہیئے بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اور ان کی بچیاں جو بھی اسباب کے لئے وقت نکال سکیں۔ وقت سے پہلے وہاں جائیں ان کے گھروں کو صاف ستھرا کریں۔ ان کو تیار کریں۔ ان کی کمیاں دور کریں۔ کھانا وغیرہ پکانے میں ان کی مدد کی جائے اور جو چیزیں وہ نہیں خرید سکتے۔ اپنی طرف سے خرید کر ان میں داخل کریں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ وہ وہاں جائیں اور ان کی غربت کو دیکھیں۔

امیروں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب ایک غریب آپکی شادیوں میں آئے گا اور آپ اس کو پرانے کپڑوں میں دیکھیں گے تو آپ کا دل پگھلے گا اور شرمندگی کا احساس پیدا ہوگا کہ کیوں نہ اسے اچھے کپڑے بنا کر دیئے گئے۔

فرمایا۔ امراء تو اپنی شادیوں پر لاکھوں سے کم میں شادی کرنے کو ناممکن تصور کرتے ہیں۔ لیکن غریب دو چار ہزار میں شادی کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ غریبوں کی شادی پر جانے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ شادیوں کے کیا کیا مسائل ہیں۔ یہ مسائل اس کے بغیر حل نہیں ہو سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اخلاق سیکھے جائیں۔ کسی دوسرے سے نہیں۔ خود آپ سے آپ کے اخلاق سیکھے جائیں۔

بدترین شادی کی دعوت

فرمان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ کان یقول: شر الطعام طعام الولیمۃ یُدعیٰ لھا الاغنیاءُ ویُترک الفقراء ومن لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہٗ (مسلم کتاب النکاح)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں اُمراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے

(۲)۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکم لن تسعوا الناس باموالکم فسعوھم ببسط الوجہ وحسن الخلق

(رسالہ قشیریہ باب الخلق ص ۱۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی اپنے اموال سے مدد نہیں کر سکتے تم کم از کم حسن اخلاق، بشاشت اور ہنستے چہرے کے ساتھ ان سے ملو تاکہ کچھ تو ان کی دلداری ہو۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱ر نومبر ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

نومبایعین کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی پُرزور تحریک چلائیں

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن ۱۱ر نومبر (ایم ٹی اے) آج کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں تحریک جدید کے متعلق مضمون کو جاری رکھتے ہوئے قرآن و حدیث سے مالی قربانیوں کے فلسفہ پر ایمان افروز روشنی ڈالی۔ ساتھ ہی فرمایا تحریک جدید کے چندے کے سلسلہ میں ایک وضاحت ضروری ہے کہ کوریا کی جماعت کی طرف سے ایک جائز شکوہ موصول ہوا ہے کہ آپ نے کوریا کا بالکل ذکر نہیں کیا جبکہ ایک پہلو سے وہ پوری دُنیا سے سبقت لے گئے ہیں کیونکہ ان کا تحریک جدید کا چندہ سوئٹزرلینڈ سے بھی زیادہ ہے ان کی فی کس ادائیگی ۲۶۰ پاؤنڈ ۸۱ پنس ہے سوئٹزرلینڈ کی ۱۷۴ پاؤنڈ ۳۸ پنس تھی خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ سوئٹزرلینڈ کے مقابلہ میں نمایاں طور پر آگے بڑھ گئے ہیں۔

خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ نومبایعین کو بھی آہستہ آہستہ پیار سے حکمت سے تحریک جدید کے چندوں کی عادت ڈالیں حضور نے فرمایا ابتداء میں یہ نہ دیکھا جائے کہ کم سے کم معیار کیا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ کہ صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اسی طرح فرمایا فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ (الطلاق) اللہ نے زیادہ دیا ہے تو زیادہ میں سے دے اور اگر کم دیا ہے تو کم میں سے خرچ کرے حضور نے فرمایا نومبایعین کو آغاز سے ہی چندوں کا چسکا ڈالنا ضروری ہے بے شک جس قدر وہ ابتداء میں دیں قبول کر لیا جائے لیکن انہیں بتا ضرور دیا جائے کہ جماعت عالمگیر نے اپنے لئے قربانیوں کا یہ معیار مقرر کر رکھا ہے اور تم چونکہ نئے آئے ہو اس لئے ابتداء میں عادت ڈالنے کے لئے جو بھی تم دو گے ہم لے لیں گے لیکن باقاعدگی سے ادا کرو۔ حضور نے تاکید سے فرمایا کہ نومبایعین کو چندوں کی بابت شروع سے ہی سمجھانا ضروری ہے حضور نے فرمایا میں نے بارہا دیکھا ہے اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ جو بیعت کرنے والے شروع میں ایک دو سال بغیر قربانیوں کے رہ جائیں پھر ساری عمر ان کی ایسی ہی گزرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری دُنیا میں تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد بتاتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۹۲-۹۳ء میں عالمگیر مجاہدین کی تعداد ایک لاکھ انہتر ہزار دو سو انسٹھ ہے (169259) تھی۔ ۹۳-۹۴ء میں یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ تراسی ہزار پانچ سو چھتیس (183536) ہو گئی۔

حضور نے فرمایا جہاں ایک ایک سال میں چار چار لاکھ سے زیادہ بیعتیں ہو رہی ہوں وہاں جو نیا میدان کھلا ہے اس کی طرف توجہ نہ کرنا ایک نہایت ظالمانہ غفلت ہو گی۔ حضور نے فرمایا اگر آپ نومبایعین کو بھی اس چندہ میں شامل کرنے کی پُرزور تحریک چلائیں گے تو انشاء اللہ دیکھتے دیکھتے دس لاکھ تک یہ تعداد پہنچ سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا خواہ رقم میں نمایاں اضافہ نہ بھی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اخلاص سے دیا ہوا پیسہ خواہ کم ہی ہو اپنی ذات میں ایک نمایاں طاقت رکھتا ہے۔

-(۲)-

احمدیوں کو جو تبلیغ میں غیر معمولی جذبہ رکھتے ہیں خندہ پیشانی کو اختیار کرنا چاہیئے

میرا یہ تجربہ ہے کہ زیادہ عاقل اور تعلیم یافتہ مبلغ کی نسبت خندہ پیشانی کا طریق اختیار کرنے والا مبلغ ہمیشہ زیادہ کامیاب ہوتا ہے

خطبہ جمعہ کے دوسرے حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض قیمتی نصائح بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا پہلی نصیحت مال کے خرچ اور صدقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلم کتاب البر میں ہے کہ "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالےٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالےٰ اتنا ہی زیادہ اس کو عزت میں بڑھاتا ہے"۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ مال خرچ کر کے بظاہر انسان کم ہو رہا ہوتا ہے اور ایسی صورت بعض دفعہ ہوتی ہے کہ کسی کو معاف کرنے سے انسان اپنے اندر خفت محسوس کرتا ہے کسی نے زیادتی کی ہے اور یہ بدلہ لے سکتا ہے لیکن نہیں لے رہا اور دنیا کی نظر میں اس پر اس کا ظلم چڑھا ہوا ہے لیکن اس نے اتارا نہیں ایسی صورت میں بسا اوقات بے عزتی کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی جزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی ہے کہ اتنا ہی زیادہ اُسے عزت میں بڑھاتا ہے اگر خدا کی خاطر کسی کو معاف کرتے ہیں انسان کے نفس کی تذلیل دکھائی دیتی ہو اور انسان کو معافی مانگتے ہوئے تو چھوٹا ہونا ہی پڑتا ہے بعض دفعہ معافی دینے میں بھی چھوٹا دکھائی دیتا ہے ایسی صورت میں فرمایا کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تجھے چھوٹا نہیں ہونے دے گا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے لاکھوں ناظرین کو خطاب کرتے ہوئے حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ

"معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی نیکی ہو"۔

حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ معمولی نیکی آج کی دنیا میں بہت بڑی نیکی بن چکی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن مکارم اخلاق پر فائز تھے آپؐ نے جو سب سے چھوٹی نیکی دیکھی وہ یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔

حضور نے فرمایا آج حال یہ ہے کہ لوگ اپنی بیویوں اور بچوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش نہیں آتے۔ حضور نے فرمایا خندہ پیشانی کا رواج جماعت میں ڈالیں۔ بیویاں اپنے خاوندوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور خاوند اپنی بیویوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ چھوٹے بڑوں سے اور بڑے چھوٹوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں اگر ایسا ہو تو ہر گھر جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے اور یہی گھروں کی جنت پھیلے گی اور معاشرے میں داخل ہو گی اس سے شہر شد میں گے اسی سے ملکوں میں تبدیلی آئے گی یہی وہ طاقت ہے جس نے تمام دنیا کی کایا پلٹ دینی ہے۔ پس احمدیوں کو جو تبلیغ میں غیر معمولی جذبہ رکھتے ہیں خندہ پیشانی کو اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ میرا یہ تجربہ ہے کہ زیادہ عاقل اور تعلیم یافتہ مبلغ کی نسبت خندہ پیشانی کا طریق اختیار کرنے والا مبلغ ہمیشہ زیادہ کامیاب ہوتا ہے جس کی باتیں میٹھی ہوں جس کے بول میٹھے ہوں لوگوں کے بس میں نہیں رہتا اس کا انکار کرنا حضور نے فرمایا خندہ پیشانی میں تبلیغ و تربیت کا ایک مجرب نسخہ مخفی ہے۔ اگر آج بھی دُنیا کو اُمت واحدہ بنانا ہے تو حسن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایسا ہو گا جو پہلے آپ کے دلوں میں دھڑکے گا پھر آپ کے خاندان کے ↑

(۲) دلوں میں دھڑکے گا جب یہ جماعت کے دلوں میں دھڑکے گا تو خدا گواہ ہے کہ سب دُنیا کے دلوں میں وہ جھنڈا لہرائے گا اور ہم وہ خوش نصیب ہوں گے جو محمد رسول اللہ کے نور کی برکت

← سے آج دنیا کو اُمت واحدہ بنانے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] توفیق عطا فرمائے

خلافتِ حقّہ اسلامیہ کا ایک روشن ورق

بیعتِ علیؓ

مکرم مولوی سیّد قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ

وہ کیا سماں تھا جبکہ رسول اللہؐ کی وفات اس اُمت کی موت وحیات کا فیصلہ کرنے کے لئے نازک ترین گھڑی اور آزمائش تھی اسلام اس وقت تک ایک چھوٹے سے جزیرہ کی حیثیت رکھتا تھا جس کے گرد جاہلیت، مشرکانہ عقائد حیوانی عادات وخصائل، وحشیانہ طرز زندگی، بگڑے ہوئے نظام حیات اور ظالم وجابر حکومتوں کا ایک سمندر موجزن تھا۔ اِدھر عشاق رسولؐ اپنے محبوب کی فراق اور جدائی کی حالت میں سراسیمگی کی کیفیت سے دوچار مخبوط الحواس جیسے ہوگئے تھے کہ واللہ اب اس اُمت کا کیا ہوگا۔ اسی نوعیت کی صورتِ حال پر قابو پانے کا صرف اور صرف مسلمانوں کے پاس ایک ہی راستہ تھا اور وہ یہ کہ ایک ایسا پیشوا اور خلیفہ منتخب کرلیا جائے جس میں ایسی خصوصیات ہوں جن کے ذریعہ (اللہ پاک کی توفیق ارزانی کی بدولت) وہ دین کو تحریف سے بچائے جائے اور اُمت کو اس مقدس جادہ مستقیم سے منحرف نہ ہونے دے جس پر رسول اللہؐ نے اس کو چھوڑا ہے۔

بہرکیف اُست مشیّت ایزدی کے تحت بالاتفاق سیّدنا ابو بکرؓ کو رسول اللہؐ کا جانشین خلیفہ تسلیم کرکے ایک ہاتھ میں جمع ہوگئی کیونکہ صدیق اکبرؓ ہی بفضلِ ایزدی ان تمام خصوصیات کے حامل وجامع تھے جس کی کہ تقاضائے وقت قرینِ مصلحت کے تحت مقدس نائب رسول (خلیفہ) کے لئے ضروری تھی۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اُس وقت اگرچہ تمام مسلمانوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کرلی تھی۔ مگر اسد اللہ غالب حضرت علی بن ابی طالب ابوبکرؓ کی بیعت نہ کی اگر کی تو کچھ تاخیر سے کیونکہ بنت رسولؐ حضرت فاطمہؓ جو شیر خدا حضرت علیؓ کی زوجہ تھیں وہ باغِ فدک[1] کی وجہ سے ابوبکرؓ کی خلافت سے خوش نہ تھیں وغیرہ۔

تو پھر آیئے ذرا ہم اس سلسلہ میں تاریخ اسلام کی اوراق گردانی کر کے اس امر کی حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ وباللہ توفیق۔

اس سلسلہ میں مختلف روایتیں ہیں کہ شیر خدا حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی بیعت کب کی حافظ ابوبکر البیہقی اپنی سند کے واسطہ سے حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:-

"حضرت ابوبکرؓ منبر پر چڑھے اور لوگوں پر نظر دوڑائی ان میں حضرت علیؓ کو نہیں پایا تو ان کو بُلاکر کہا اے رسول اللہ کے عم زاد بھائی اور آپؐ کے داماد! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ ہوجائے؟ حضرت علیؓ نے کہا مجھے کوئی شکایت یا رنجش نہیں اے خلیفہ رسول اللہؐ یہ کہہ کر آپؓ نے بیعت کرلی یہی الفاظ تھے یا اس کا مفہوم یہی ہے۔"

ابن کثیر نے کہا:-

"اس واقعہ کا ایک اہم اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے پہلے ہی دن بیعت کی ہے یا وفات کے دوسرے روز اور یہی حقیقت امر ہے کیونکہ حضرت علی نے کسی وقت حضرت ابوبکرؓ کا ساتھ نہیں چھوڑا، اور کسی نماز میں بھی غیر حاضر نہیں رہے۔"

(بحوالہ کتاب المرتضیٰ صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱ شائع کردہ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ۔ مولفہ مولانا ابوالحسن علی ندوی)

خلافتِ صدیقی کے اوّل ہی دور میں ایک ایسا آزمائشی مرحلہ پیش آیا جس میں حضرت علیؓ کے طرز عمل نے واضح طور پر ثابت کر دیا کہ وہ خاندانی عصبیت اور سیاسی طرز فکر سے (جو موقعہ سے فائدہ اُٹھانا ہے) کوسوں دور اور اخلاص وایثار کا پیکر تھے، اس سلسلہ میں حضرت علیؓ کو خلافتِ ابوبکرؓ سے کیسی عقیدت ارادت مندی تھی ایک تابناک واقعہ یوں ہے کہ:-

"ابوسفیان حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ (رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے اور کہا اے علیؓ! اور اے عباسؓ! کیا بات ہے کہ خلافت قریش کے اس قبیلہ میں گئی جو مرتبہ کے اعتبار سے پست اور تعداد کے لحاظ سے بہت کم ہے، بخدا اگر تم دونوں آمادہ ہو تو ہم مدینہ کو اپنے حامیوں اور مویدین کے لشکر سے بھردیں، حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا، اگر ہم نے ابوبکرؓ کو اس خلافت کا اہل نہ سمجھا ہوتا تو ہم اس آسانی سے منصب خلافت ان کے حوالہ نہ کرتے، اے ابوسفیان! اہل ایمان کا شعار خلوص وصداقت ہے، وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

خواہ ان کے مستقر اور اُن کے اجسام میں مکانی طور پر کتنا ہی فاصلہ کیوں نہ ہو قلب وزبان کا تفاوت اور قول وعمل کا تضاد منافقین کا شیوہ ہے۔"

(کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

معروف اسلامی لٹریچر "نہج البلاغۃ" کی شرح ابن ابی الحدید میں مذکور ہے کہ:-

"جب ابوسفیانؓ نے حضرت علیؓ سے اجازت طلب کی کہ وہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کرلیں تو حضرت علیؓ نے جواب دیا: تم ہم سے ایسی بات کے طالب ہو جو ہمارا کام نہیں رسول اللہؐ نے ہمیں ایک وصیت کی ہے جس پر ہم قائم ہیں؟ ابوسفیان یہ سُن کر حضرت عباسؓ کے گھر گئے اور کہا اے ابوالفضل (حضرت عباس کے صاحبزادہ جن کے نام پر اُن کی کنیت ابوالفضل تھی) تم اپنے برادر زادہ (حضور صلعم) کے جانشینی کے زیادہ مستحق ہو، ہاتھ بڑھاؤ میں تمہیں خلیفہ تسلیم کرتا ہوں جب میں تم سے بیعت کرلوں گا تو کوئی بھی تمہارے بارہ میں اختلاف نہیں کرے گا، حضرت عباس یہ سُن کر ہنسے اور کہا: اے ابوسفیان! جس چیز کو علیؓ نہ منظور کریں اس کا میں طالب ہوں؟ یہ سُن کر ابوسفیان واپس آئے۔"

اس سلسلہ کی ایک روایت یہ ہے کہ:-

"جب فضل بن عباس نے کہا: اے بنی تیم آپ نے ایک نبی کی خلافت حاصل کی ہے (اور وہ نبی ہمارے خاندان کا تھا) تمہارے مقابلہ میں ہم (خاندانی طور پر) اس کے زیادہ حقدار ہیں، ابولہب بن عبد المطلب بن ہاشم کے بعض فرزندوں نے اس طرح کا کوئی شعر بھی کہا، زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یہ سُنا تو ان کو بُلاکر اُن کو روکا اور کہا کہ خبردار! آئندہ ایسی بات زبان پر نہ لانا اور فرمایا "سلامۃ الدین احب الینا من غیرہ" یعنی دین کی بقاء ہمیں دوسری باتوں کی نسبت زیادہ عزیز ہے؟"

(ابن ابی الحدید جلد ۶ صفحہ ۱۸ بحوالہ المرتضیٰ صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱)

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۰ پر)

[1] فدک حجاز کا ایک گاؤں ہے مدینہ منورہ اور اس گاؤں کے درمیان دو دن کی مسافت ہے (تین دنوں کی مسافت کی بھی روایت ہے) اس کو رسول اللہ صلعم کو اللہ تعالیٰ نے صلح کی حالت میں غنیمت کے طور پر عطا فرمایا تھا۔ اس میں ایک اُبلتے ہوئے پانی کا چشمہ ہے اور کھجور کے باغ ہیں۔ روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے زمانہ خلافت میں اہل بیت کو مدینہ اور فدک کے اموال اور خیبر کے خمس میں سے ان کا حق دیتے رہتے تھے، البتہ حدیث "لا نورث ما ترکنا صدقۃ" کی بناء پر ان اموال کو آپ نے بطور میراث تقسیم نہیں فرمایا، اور ان حضرات کو مستقلاً ان کا مالک نہیں بنایا، آپ عمل اور اُسوۂ نبویؐ کے مطابق ان حضرات کو ان کا حق دیتے رہتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایڈیٹر "افکار ملی" دہلی کے نام

ماہنامہ افکار ملی دہلی نے اپنے شمارہ جولائی ۱۹۶۴ء میں بعنوان قادیانیت کا پھیلاؤ ایک جھوٹا اور گمراہ کن مضمون شائع کیا تھا اس کے جواب میں مکرم عبد الرشید صاحب ضیاء سابق مبلغ دہلی نے ان کے نام جو خط لکھا اس کا متن ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں ــــــ (ادارہ)

تغلق آباد - ۵ / اگست ۱۹۶۴ء

بخدمت مکرمی ایڈیٹر صاحب "افکار ملی"

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

تحریر ہے کہ آپ کے رسالے کے ماہ جولائی ۱۹۶۴ء کی اشاعت میں قادیانیت کا پھیلاؤ کے تعلق سے آپ کے خصوصی نمائندہ کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اور اس مضمون میں موصوف نے خاکسار کے ساتھ کئے انٹرویو کو ملا کر جہاں بد دیانتی اور تعصب و تنگ نظری کا ثبوت دیا ہے وہاں عرض ناشر میں آپ نے بھی بیجا رویہ اختیار کیا ہے۔

آپ کے مضمون کا جائزہ لینے سے قبل بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے ایک کتاب کا اقتباس تحریر کرتا ہوں۔ تاکہ جو غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کی حقیقت آپ پر از خود واضح ہو جائے۔

فرماتے ہیں :-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضؓ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہ' نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔

غرض وہ تمام اُمور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ اُمور جو اہلِ سُنت کی اجماعی رائے سے اِسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔

اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقوےٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا ہے کہ ہم باوجود اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔

اَلَآ اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

پس آپ کے تحریر کردہ ہر دو افترا کہ فریضہ حج کو منسوخ کرتے ہوئے شہر "قادیان" کے سفر کو حج قرار دیا ہے اور جہاد قطعی حرام ہے کے تعلق سے سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ پتہ نہیں کہ کیوں بلا حوالہ اس قدر جھوٹ بول گئے ہیں۔ اگر ہمارا حج مکہ میں نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا ہے تو ہمیں قادیان میں حج کرنے سے روکیں۔ جب ہم آپ جیسے لوگوں اور علماء سُوء کے نزدیک مکہ میں حج کرنے کے قائل ہی نہیں تو پھر ہمیں زبردستی مکہ میں حج کرنے سے کیوں روکتے ہیں۔ آسمان کے نیچے اتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں اور کچھ شرم نہیں آتی۔ کیا انسانوں کی بھری دُنیا میں کوئی ایک آدمی بھی ہے جسے بطور گواہ پیش کیا جا سکے کہ فلاں سال اُس نے قادیان میں احمدیوں کو حج کرتے دیکھا تھا۔ ساری دُنیا کے دیوبندی احراری اور مودودی علماء کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ کبھی قادیان میں احمدیوں نے حج کیا ہو۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ نے فریضۂ حج کو اور جہاد کو قطعی حرام کیا ہو۔ یہی جہاد کی بات۔

کاش آپنے یا آپ کے خصوصی نمایندہ نے بانی سلسلہ احمدیہ کا حوالہ تحریر کیا ہوتا۔ جہاں آپؑ نے لکھا ہے کہ قیامت تک جہاد حرام ہے اور یہ کہ قرآن مجید کی آیات متعلقہ جہاد منسوخ ہیں۔ آپ ہر دو کا ایک حوالہ قیامت تک نہیں دکھا سکو گے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فتویٰ دیا ہے کہ موجودہ حالات میں جہاد بالسیف فرض نہیں تو یہ بھی اپنے پاس سے نہیں دیا بلکہ شریعت اسلامی کی بناء پر دیا ہے۔

اب آپ کی طرف سے شائع کردہ اُمور کا جائزہ لیتے ہوئے تحریر ہے :-

آپ لکھتے ہیں :- تاہم اس جائزے کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ قادیانیت کا یہ زہریلا ناگ کس تیزی کے ساتھ اپنا زہر مسلم سماج میں سرایت کرنے کی کوشش کر رہا ہے ...... جبکہ وہ اس کے سدِّ باب کے لئے مؤثر منصوبہ بندی کر سکیں"......

تحریر ہے کہ :-

"احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کے خلاف جو زبان دراز ہوگی وہ زبان سب کاٹی جائے گی۔ جو ہاتھ اُٹھے گا وہ گرایا جائے گا جو آواز بلند ہوگی وہ آواز بند کی جائے گی۔ جو قدم اُٹھے گا وہ قدم کاٹا جائے گا"

یہی سدِّ باب کیلئے مؤثر منصوبہ بندی ہے!

اس کے تعلق میں آپ کے ہم خیال و ہم مشرب مدیر رسالہ المنبر لائل پور کے الفاظ تحریر کرنے کافی ہیں :-

موصوف لکھتے ہیں :-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی چلی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا اُن میں اکثر تقویٰ اور تعلق باللہ دیانت خلوص علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے سید نذیر حسین صاحب دہلوی' مولانا انور شاہ دیوبندی' مولانا قاضی سید لقمان منصور پوری' مولانا محمد حسین بٹالوی مولانا عبد الجبار غزنوی' مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ و غفر لہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور اُن کا اثر و رسوخ اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو اُن کے ہم پایہ ہیں۔ اگرچہ یہ الفاظ سُننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں اور قادیانی اخبارات اور رسائل چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں۔ لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے ہیں بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ وہاں اُن کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں اور دوسری طرف ۱۹۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۰ پر)

یادِ رفتگاں

عزم و استقلال اور عشق و وفا کے پیکر
مولوی محمد امیر خان صاحب مرحوم

سید طفیل احمد شاہباز مبلغ ڈبرو گڑھ آسام

ابتدائی حالات

مولوی محمد امیر خان صاحب مرحوم کی پیدائش غالباً ۱۸۴۶ء میں پشاور کے موضع پنگا بالا میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام محمد فیروز خان تھا جو کہ اپنے علاقہ کے ایک معزز زمیندار تھے نزدیک میں ایک سکول "حبیبیہ سکول" کے نام سے تھا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ خداداد ذہانت کا یہ عالم تھا کہ چھوٹی عمر میں ہی اردو۔ عربی۔ فارسی میں عبور حاصل کر لیا اور بعض حالات کی وجہ سے انیسویں صدی عیسوی کی چھٹی دہائی میں پشاور سے ہجرت کر کے ہندوستان کے صوبہ آسام کے موضع ڈبرو گڑھ میں سکونت اختیار کر لی دورانِ ہجرت کچھ عرصہ بھوپال میں بھی گزارا۔ جہاں آپ بیگم جہاں آرا بھوپال کو حدیث پڑھاتے رہے۔ اسی سے آپ کی علمی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بڑی بے تابی سے انتظار ہو رہا تھا۔ محترم موصوف کی بیٹی محترمہ مہر النساء صاحبہ کے بیان کے مطابق پشاور کے گرد و نواح میں ایک بزرگ گلاب شاہ فقیر نامی تھے جنہوں نے یہ اعلان فرمایا کہ امام مہدی پیدا ہو چکا ہے اُس وقت مکرم مولوی صاحب موصوف چھوٹی عمر کے تھے۔ کچھ سالوں کے بعد پھر اسی بزرگ نے یہ اعلان فرمایا کہ امام مہدی جوان ہو چکا ہے بعد ازاں مکرم مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے آسام کے موضع ڈبرو گڑھ تشریف لے آئے لیکن آپ کو پشاور کے بزرگ گلاب شاہ فقیر کی باتیں ہمیشہ یاد رہیں بعد ازاں ڈبرو گڑھ کے ایک معزز خاندان میں محترمہ اشرف النساء صاحبہ سے شادی کی جو کہ مکرم منشی محمد حسین صاحب کی صاحبزادی تھیں مکرم منشی صاحب مرحوم موضع ہنگلی نگال کے رہنے والے تھے۔

مولوی صاحب زہد و تقویٰ پرہیزگاری توکل علی اللہ اور ثبات قدمی میں کمال کو پہنچے ہوئے انسان تھے۔ خدا ترسی تحمل مزاجی اور خدمتِ بنی نوع انسان ان کا خاصہ تھا۔ عالی ہمت اور عالم با عمل تھے۔

بیعت اور مخالفت

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی معہود ہوں تو مکرم مولوی صاحب موصوف کے کانوں میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پڑی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل منجانب قرآن کریم و احادیث نبویہ کو دیکھ کر نیز پشاور کے بزرگ گلاب شاہ فقیر کی باتوں کو یاد کر کے بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ اس وقت ان کے بڑے صاحبزادے مکرم خان بہادر عطاء الرحمٰن خان صاحب بالکل چھوٹی عمر کے تھے یہ وہ زمانہ تھا جب ساری دنیا حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت پر کمر بستہ تھی چنانچہ ڈبرو گڑھ اور گرد و نواح کے علماء نے مکرم مولوی صاحب موصوف کی زبردست مخالفت کی اور زمانہ قدیم سے چلے آرہے مولویوں کے رواج کے مطابق ہر طرح کی تکالیف دینی شروع کیں لیکن مولوی صاحب کی ثبات قدمی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا بلکہ آپ دن رات دعائیں کرتے رہے اکثر اوقات لوگوں کو تبلیغ کرتے مولویوں نے اپنی عادت کے مطابق مشترکہ طور پر کفر کا فتویٰ دیا۔

مولوی کلمہ پڑھ!

مکرم مولوی صاحب کا دو منزلہ مکان تھا جس کے دو حصے تھے اکثر آپ کا قیام اُوپر کی منزل میں ہُوا کرتا تھا جہاں رکھی ہوئی کتب دینیہ کے مطالعہ میں آپ مصروف رہتے۔ ایک مرتبہ آپ اوپر کی منزل میں تھے کہ اچانک نیچے سڑک پر ایک فوجی شخص کے چلانے کی آواز سنائی دی وہ فوجی آپ کے مکان کی طرف منہ کر کے بڑے زور دار آواز میں کہہ رہا تھا "مولوی نیچے آ۔ مولوی نیچے آ۔ !!" اس کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف کو گالیاں دینے لگا۔ مکرم مولوی صاحب نیچے آئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا آئیے تشریف لائیں اُس فوجی نے کہا کہ کلمہ پڑھ۔ مکرم مولوی صاحب نے باآوازِ بلند پڑھا۔ اس پر وہ شخص مولویوں پر آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا کہ "مولوی اتنی لمبی لمبی داڑھی رکھ کر جھوٹ بولتے ہیں"۔ اس پر وہ شخص واپس چلا گیا۔

مسیح موعودؑ سے عشق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مکرم مولوی صاحب کے مکان کے سامنے قریباً چار پانچ سو مولویوں و مخالفین کا گروہ جمع ہو گیا اور سارے کے سارے یک زبان ہو کر مولوی صاحب کو اور حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دینے لگے اور مصر رہے کہ آپ گھر سے باہر نکلیں۔ پہلے پہل تو آپ کافی دیر خاموش رہے لیکن جب مولویوں نے حضرت مسیح موعود کو گالیاں دینے میں انتہا کر دی تو آپ کی غیرت یہ برداشت نہیں کر سکی کہ آپ کے محبوب کو آپ کے سامنے کوئی گالیاں دے چنانچہ آپ نیچے جانے کے لئے بڑھے تو آپ کی اہلیہ آپ کو باہر جانے سے روکنے لگیں حتیٰ کہ آپ کے بڑے صاحبزادے آپ کے پیروں سے لپٹ گئے کہ آپ باہر نہ جائیں کیونکہ سارے کا سارا مجمع نیچے سڑک پر لاٹھی اور ہتھیاروں سے لیس تھا۔ آپ کسی کی پرواہ کئے بغیر نچلی منزل کا دروازہ کھول کر باہر نکلے تو ان کا چہرہ شدتِ جوش سے لال ہو رہا تھا۔ ٹھیک سامنے مسجد کے منارہ پر اس بڑے مشتعل مجمع کی پرواہ کئے بغیر چڑھ گئے اور بلند آواز میں قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ تلاوتِ قرآن مجید کا فرمانا تھا کہ مجمع کو جیسے سانپ سونگھ گیا اور یکایک ایک ایک کر کے سبھی لوگ بغیر کچھ کہے واپس لوٹ گئے۔

دیوبندی مولوی سے شفقت اور اُس کی شرارت

ایک صاحب مولوی اکمل قاسمی عرف مولوی پھول دانی نامی تھے۔ دیوبندی فرقہ سے تعلق تھا اور ڈبرو گڑھ کے لوگ صرف ایک مولوی کے طور پر جانتے تھے اور گاہے بگاہے مختلف رسومات میں اُس کی خدمات لی جاتی تھیں ہمیشہ مکرم مولوی صاحب کی مخالفت کرتا تھا۔ باوجود مخالفت کے مکرم مولوی صاحب کی وسیع القلبی اور حسن سلوک کا یہ عالم تھا کہ آپ مولوی پھول دانی کو اپنے پاس بلاتے اور شفقت کے ساتھ بٹھا کر ساتھ کھانا کھلاتے۔ مولوی پھول دانی۔ آپ کے کتب خانہ میں سے کتب بغرضِ مطالعہ واپس کرتے

● مولوی محمد امیر خان صاحب بیگم جہاں آرا بھوپال کو حدیث پڑھایا کرتے تھے ● حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تو مولویوں نے سوشل بائیکاٹ کر دیا کنویں سے پانی لینے پر روک لگا دی اور آپ کو مع اہل و عیال پیاسا مارنا چاہا ● ۱۹۵۰ء کے زلزلہ آسام میں برہم پتر دریا نے اپنا رُخ بدل دیا جس سے کئی جانیں تلف ہوئیں اور املاک کا نقصان ہُوا لیکن مولوی صاحب کے مکان سے صرف چند میٹر کے فاصلہ پر دریا رک گیا۔ مخالفین کے گھروں کو نیست و نابود کر کے خدا نے نہ صرف مولوی صاحب کے گھر کی حفاظت فرمائی بلکہ گھر کے سامنے صاف و شفاف پانی کا انتظام کر دیا۔

کے دورے کے ساتھ لے جاتا جس میں سے اکثر کتب واپس نہیں ہوتی تھیں اور باہر جاکر مولویوں کے ساتھ مل کر پھر ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو جاتا۔ حالانکہ یہ مولوی اکثر ضرورت پڑنے پر مکرم مولوی صاحب موصوف کے پاس ہی آتا تھا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف اس کے ساتھ حُسنِ سلوک فرماتے اور اس کی ضروریات کو پُورا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولوی نپیل دانی نے درخواست کی کہ میرے پاس سونے کے لئے پلنگ نہیں ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے فوراً اپنا پلنگ اس کو دے دیا اور فرمایا کہ جس چیز کی ضرورت ہو بلا جھجک کہہ دینا۔ میں حتی الامکان اس کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ مکرم مولوی صاحب کا ذریعہ معاش تعمیراتی کونٹریکٹ تھا اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔ معاشرے کے ذی حیثیت اور تعلیم یافتہ طبقہ سے گہرا ربط و ضبط تھا۔ اور یہ طبقہ ان کی قابلیت کی بناء پر ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ لیکن مولویوں کا زور دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا۔

بائیکاٹ اور پانی بند

اور آخر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ سارے مولویوں نے یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ مکرم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کوئی بھی لین دین اور بات چیت نہیں کرے گا گویا سماجی بائیکاٹ کر دیا گیا۔ گھر کے سامنے ایک کنواں تھا اُس سے پانی لینے کی بھی مناہی کر دی گئی لہٰذا ہر پہلو سے سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ان دنوں مکرم مولوی صاحب کو جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں گھر میں چھوٹے چھوٹے بچے پانی تک کے لئے ترستے تھے گھر کے عقبی طرف ایک بوڑھی عورت رہتی تھی جو اکثر آپ کے پاس آیا جایا کرتی تھی وہی بوڑھی عورت اپنے گھر کے پاس کے کنویں سے ایک گھڑا پانی چپکے سے لاکر پہنچا دیتی تھی۔ اور یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا آخر تنگ آکر آپ کو قانون کا سہارا لینا پڑا۔ مکرم نفیس نور علی صاحب جو کہ وکیل تھے کی مدد سے مولویوں کے خلاف کورٹ میں کیس دائر کیا گیا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالےٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی وکیل صاحب نے عرض کیا کہ آپ ان مولویوں سے ہرجانہ وصول کر سکتے ہیں لیکن مولوی صاحبؓ نے ان تمام فتنہ پروروں کو معاف کر دیا۔

قادیان میں آمد و رفت

مکرم مولوی صاحب موصوف کو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں کبھی بھی قادیان جانا نصیب نہیں ہُوا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنے بڑے صاحبزادے جناب خان بہادر عطاء الرحمٰن خان صاحب کے ہمراہ گئے۔ خان بہادر عطاء الرحمٰن خان صاحب اس وقت کے صوبہ آسام کے ڈائریکٹر آف سکول بھی رہے بعد ازاں شیلانگ میں پرائم منسٹر کے سیکرٹری بھی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو مکرم مولوی صاحب اور آپ کے صاحبزادے سے بے حد محبت تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی آپ قادیان آتے رہے۔ مکرم مولوی صاحب کا قیام اکثر حضرت سید عبد الستار شاہ صاحبؓ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نانا جان مرحوم) کے مکان پر ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ سے بے حد محبت تھی ایک تو آپ کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے دوسرے رشتہ داری کے تعلقات کی وجہ سے بھی یعنی اس اعتبار سے بھی کہ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ مہر النساء صاحبہ کا نکاح حضرت سید ولی اللہ شاہ زین العابدینؓ سے ہُوا تھا۔

(بحوالہ خطبات محمود ۲۰ر نومبر ۱۹۲۵)

آسام کا زلزلہ اور ایمان افروز واقعہ

۱۹۵۰ء کو صوبہ آسام میں ایک بھیانک زلزلہ آیا جس نے سطح زمین کو تہ و بالا کر دیا۔ برہم پتر ندی جو زلزلے سے پہلے مکرم مولوی صاحب کے مکان سے کئی میل دُور بہتی تھی اچانک زلزلے کی وجہ سے اس کا رُخ آبادی کی طرف ہو گیا ساتھ ہی اس ندی میں شدید طغیانی آگئی بڑی بڑی پختہ عمارتوں کو اس ندی کی جولانی ریت کے گھروندوں کی طرح بہالے گئی۔ بڑی بڑی عمارتیں اور بڑے بڑے درخت پل بھر میں نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوتے جاتے تھے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کے مکان کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا کسی بھی لمحہ آپ کا مکان بھی اس لپیٹ میں آ سکتا تھا صرف چند میٹر کی دوری تک اس ندی کا بہاؤ شدید جُولانی کے ساتھ بہتا تھا۔ ندی کے آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر محفوظ جگہ چلے گئے لیکن مکرم مولوی صاحب کا قیام اپنے گھر پر ہی رہا دن رات خدا تعالےٰ کے حضور دُعائیں کرتے اور گریہ وزاری کرتے رہے یہاں تک کہ ندی کی جولانی اور شدت میں کمی آئی اور وہیں تک تھم گئی۔ آج بھی یہ ندی آپ کے مکان سے چند میٹر کی دوری پر بہتی ہے

جس دن آسام میں زلزلہ آیا وہ ۱۵ر اگست کا دن تھا مکرم مولوی صاحب موصوف نے عصر کے وقت اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی مکرمہ مہر النساء صاحبہ کو درثمین لانے کو کہا جب وہ درثمین لے آئیں تو آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کی وہ نظم خوش الحانی سے پڑھو جس میں لکھا ہے کہ ؎

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

مہر النساء صاحبہ نے خوش الحانی سے یہ نظم سُنائی اور ٹھیک رات کے ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر یہ تاریخی زلزلہ آیا۔ مکرم مولوی صاحب کے اہل خانہ سجدے میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے تھوڑی دیر کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے سبھوں سے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو ان لوگوں کی آواز سُنائی دے رہی ہے جو سڑک پر پڑھتے ہوئے جاتے ہیں کہ انت الھادی انت الحق لیس الھادی الّا ھو مجھے تو ان کی آواز صاف طور پر سُنائی دے رہی ہے اور اِدھر سبھی اہل خانہ کا بیان ہے کہ انہیں ایسی کوئی آواز سُنائی نہیں دے رہی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ سے مکرم مولوی صاحب موصوف کے رُوحانی مقام کا پتہ چلتا ہے۔

آخری بیماری میں آپ کے بڑے صاحبزادے تشریف لائے اور پوچھا کہ "ابا جان کیسے ہیں!" اس پر مکرم مولوی صاحب نے فرمایا تلک عشرۃٌ کاملۃٌ چنانچہ اسی بیماری میں ۲ر ستمبر ۱۹۵۰ء کو صبح پانچ بجے بروز اتوار آپ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ بڑے عزت و احترام کے ساتھ ڈبروگڑھ کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ نمازِ جنازہ میں بے شمار لوگوں نے شرکت کی اس موقع پر بھی مولوی صاحبان اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے ڈبروگڑھ کے قاضی ضیاء الرحمٰن بیگ نے یہ اعلان کیا کہ جس نے مکرم مولوی صاحب موصوف کا نمازِ جنازہ پڑھا انہیں پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا ہوگا کیونکہ انہوں نے ایک کافر کی نمازِ جنازہ پڑھی ہے اس پر تعلیم یافتہ طبقہ نے انکار کر دیا کہ ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے چنانچہ نفیس نور علی صاحب وکیل اور جناب سیف الدین صاحب ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ ہم مولوی صاحب کو پکا مسلمان سمجھتے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے تادمِ آخر ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ ڈبروگڑھ کے ایک مشہور ڈاکٹر گھوش صاحب آپ کا علاج کرتے تھے۔ موصوف کی نیکی و تقویٰ سے بے حد متاثر تھے آپ کے بڑے صاحبزادے خان بہادر عطاء الرحمٰن خان صاحب بھی تادمِ آخر احمدیت کی خدمت کرتے رہے۔

خلافتِ ثالثہ کے انتخاب پر آپ نے ایک خواب دیکھا کہ گھڑی چلتے چلتے اچانک رُک گئی ہے آپ نے سب کو بتایا کہ اب خلافتِ ثالثہ کا انتخاب ہو چکا ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کے صاحبزادے بھی اعلیٰ قابلیت کے مالک تھے

مکرم مولوی صاحب کی سات بیٹیاں اور دو بیٹے تھے جن میں سے سب سے چھوٹی صاحبزادی مکرمہ محترمہ مہر النساء صاحبہ تھیں جنہوں نے اپنے گھر کا ایک حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کر دیا ہے۔

نوٹ :۔ سید طفیل احمد شاہباز صاحب نے مذکورہ مضمون محترمہ مہر النساء صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد امیر خان صاحب کو دکھا کر اور بعد تصدیق ارسال کیا ہے۔ (ادارہ)

قادیان سے

مجلس انصار اللہ بھارت کے سترھویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس انصار اللہ بھارت کا دو روزہ سترھواں سالانہ اجتماع مرکز احمدیت قادیان میں ۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع میں قادیان کے علاوہ ہندوستان کی ۶۳ مجالس سے ۵۱ نمائندگان نے شرکت کی۔ وقف جدید کے تعاون سے قادیان کے مضافات سے ۱۲۷ نومبائعین مرد و زن شامل ہوئے جن میں سے ۲۰ انصار بھی تھے۔ تمام انصار بزرگان نے نہایت جوش و خروش سے اس اجتماع کے تمام پروگراموں کو کامیاب بنایا۔

۱۹ اکتوبر کو نماز تہجد اور خصوصی درس سے پروگرام کا آغاز ہو چکا تھا۔ درس قرآن مجید، حدیث و ملفوظات کے بعد سبھی انصار نے مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دعا کی۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس نو بجے صبح مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بنی اجتماع گاہ میں شروع ہوا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان (مہمان خصوصی) نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش نے کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پرچم کشائی کی۔

اس کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دہرایا اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے نظم در حمد و ثناء خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہٗ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اول مجلس انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ کارگزاری مجالس انصار اللہ بھارت پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے سورۃ حجرات کی دو آیات پیش کرتے ہوئے آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی اور آخر میں اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد محترم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

تقریری پروگرام

حسب پروگرام اس اجلاس میں محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرلہ، محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ بدر اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقاریر کیں۔ جبکہ مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر صوبائی آندھرا پردیش نے بعنوان عظیم الشان نشان کسوف و خسوف اور محترم سید محمد عبد الباقی صاحب ناظم انصار اللہ علاقہ بہار نے اپنی تبلیغی مساعی نیز مخالفین احمدیت کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کے باوجود خدا تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر افضال پر تقریر کی۔ اس کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔ اور نماز ظہر و عصر کے بعد مدرسہ احمدیہ کے ہال میں جملہ انصار کے اجتماعی کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ٹھیک ۵۰-۲ بجے زیر صدارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر صوبائی آندھرا پردیش شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے کی۔ اور نظم محترم عبد العزیز صاحب چینتہ کنٹہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مجلس مذاکرہ بعنوان "دعوت الی اللہ کے لئے عملی نمونہ کی ضرورت" میں تین بزرگان (۱) محترم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید۔

(۲) محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ (۳) محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرلہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں صدر اجلاس نے بھی اس موضوع پر مختصر روشنی ڈالی۔ اور اس مذاکرہ کا اختتام ہوا۔

مجلس شوریٰ

بعد نماز مغرب و عشاء مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا جس میں سب سے پہلے صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور نائب صدر صف دوم کے انتخاب کی کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں عمل میں آئی بعد ازاں ۹۸-۱۹۹۵ء کا بجٹ اور مختلف امور پر غور کیا گیا۔

دوسرا روز ۲۰ اکتوبر

۲۰ اکتوبر کو مسجد مبارک میں تمام انصار نے نماز تہجد باجماعت ادا کی نماز فجر اور قرآن و حدیث کے خصوصی درسوں کے بعد مزار مبارک بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا ہوئی۔

۸ تا ۹ بجے اطفال کا انعامی علمی مقابلہ مسجد مبارک میں ہوا۔

ٹھیک ۱۵-۹ بجے زیر صدارت محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم محمد انعام صاحب ذاکر نے کی اور نظم مکرم عبد العزیز صاحب چینتہ کنٹہ نے سنائی اس کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ، مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر زعیم انصار اللہ قادیان مکرم بی ایم کویا صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ کیرلہ نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے علاوہ دوران جلسہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

دوسرا اجلاس

یہ اجلاس اڑھائی بجے زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا نہایت دلچسپ معلوماتی پروگرام مجلس سوال و جواب تھا سائلین حضرات اسٹیج پر آکر سوال کرتے رہے جن کے تسلی بخش اور عالمانہ جوابات دیئے گئے مجیب حضرات کے فرائض مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیئے۔

بعدہٗ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے نشان آسمانی کسوف و خسوف پر معلوماتی تقریر کی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

اجتماع کے موقعہ پر حسن قرأت، نظم خوانی۔ تقاریر، مشاہدہ معائنہ کے علاوہ احمدیہ گراؤنڈ میں دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں انصار حضرات نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

شام سات بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئی اور حسن کارکردگی میں اول دوم اور سوم آنے والی مجالس کے علاوہ بعض مجالس اور افراد کو نیز اجتماع کے موقع پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں کو انعام دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب ادا کیا۔

صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ بھارت کا سترھواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

ولادت

مکرم سعادت اللہ صاحب قریشی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکے سے نوازا ہے۔ (موصوف ایک سال قبل بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے ہیں) بچے کا نام "عبد السلام" رکھا گیا ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر/۱۰۰ روپے)

خاکسار

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ احمدیہ منگلور)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پینگاڈی :- جماعت احمدیہ پینگاڈی نے بس اسٹینڈ کے پاس ۲ ستمبر کو جلسہ منعقد کیا جلسہ شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک جاری رہا۔ علاوہ تقاریر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ حضور صلعم کی شان میں پڑھا گیا۔

پیتھہ پریم :- مسجد احمدیہ میں ۲ ستمبر کو جلسہ ہوا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقاریر ہوئیں۔ ۲۸ ستمبر کو خدام الاحمدیہ اور ۲۱ اگست کو اطفال و ناصرات کا جلسہ ہوا۔ ۲۷ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع بھی ہوئے۔ جس میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

شیموگہ :- لجنہ اماء اللہ شیموگہ (کرناٹک) کے تحت ۲۹ ستمبر کو کرم جے میر عطاء الرحمٰن صاحب کے مکان پر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ اجلاس میں غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی صاحب خانہ نے حاضرین جلسہ کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی۔

ناصرات الاحمدیہ شیموگہ کے زیر اہتمام مکرم سید ناصر احمد صاحب کے مکان پر ۲ اکتوبر کو بھی جلسہ ہوا۔ جلسہ کے علاوہ مجلس سوال و جواب بھی لگی۔ مکرم سید صاحب نے چائے اور شیرینی سے حاضرین کی تواضع کی۔

مرکرہ :- ۹ ستمبر کو جماعت احمدیہ مرکرہ نے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ جلسہ میں ملیالم۔ کنڑ۔ اردو اور انگریزی میں تقاریر ہوئیں۔ اگلے روز بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ نے بھی جلسہ کیا۔

شاہ آباد :- لجنہ اماء اللہ شاہ آباد کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ یکم ستمبر کو منعقد کیا گیا۔ باوجود چھوٹی مجلس ہونے کے ممبرات نے جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا اور جلسہ کامیاب رہا۔

بنارس :- لجنہ اماء اللہ بنارس نے ۵ ستمبر کو شاندار پیمانے پر جلسہ کیا۔ تمام ممبرات نے کاروائی میں حصہ لیا۔ جلسہ میں غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔ ایک غیر احمدی بھائی نے بجلی اور اجتماع گاہ کی سجاوٹ کے لئے بھرپور تعاون دیا۔ تقسیم لٹریچر کے علاوہ سب حاضرین کو شیرینی دی گئی۔

کرڈاپلی :- جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے ۲۰ اکتوبر کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا۔ اجلاس کے آخر میں مکرم مطیع الرحمٰن صاحب کی طرف سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یادگیر :- ۱۲ ربیع الاول کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔ جملہ حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ ڈیڑھ سو کے قریب ممبرات نے شرکت کی۔

خانپور :- ۲۱ اگست کو ۱۸ ممبرات لجنہ اور سات بچیوں نے ملکی سے جاکر خانپور میں جلسہ کیا۔ اس سے قبل ارد گرد کی غیر احمدی عورتوں کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ ۲۵ غیر احمدی بہنوں نے اس میں شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔

برہ پورہ :- ۲۱ اگست کو مسجد احمدیہ برہ پورہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ ہوا۔ جس میں خدام و اطفال نے بھی تقاریر کیں۔ تمام افراد جلسہ میں شریک ہوئے دعا کے بعد مکرم اظہر خان صاحب کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی اس روز احمدیہ مسجد پر چراغاں بھی کیا گیا۔

گنڈوک :- ۲۱ اگست کو جماعت احمدیہ گنڈوک (سکم) نے جلسہ منعقد کیا۔ احمدی احباب و مستورات کے علاوہ غیر از جماعت بھائی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم اعجاز احمد شاہ صاحب نے جملہ مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا۔

بنارس :- جماعت احمدیہ بنارس نے ۲۸ اگست کو جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کے علاوہ اطفال کا مقابلہ تقاریر بھی ہوا۔ ۱۰ غیر احمدی احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ ایک غیر مسلم دوست ڈاکٹر پریم ہنس نے بھی شرکت کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں بیان کیں آپ بدھ ازم اور جین لٹریچر کے پی ایچ ڈی ہیں اور سچے مذہب کی تلاش میں ہیں لبڈ [illegible] کے اختتام پر جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مالی قربانیوں میں پیش پیش جماعتوں اور احباب کے حق میں

حضور پرنور کے دعائیہ کلمات

نظارت بیت المال آمد قادیان کیطرف سے گزشتہ مالی سال (۹۴-۱۹۹۳ء) میں لازمی چندہ جات کی صد فی صد ادائیگی کے سلسلہ میں خصوصی تعاون کرنے والی جماعتوں اور افراد کے ناموں کی فہرست بغرض ملاحظہ و حصول دعا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائی گئی تھی۔ جس پر دفتر وکالت مال لندن کی جانب سے موصولہ چٹھی ع VM-9768 14.9.94 کے مطابق حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے ان تمام مخلص جماعتوں اور افراد کے حق میں درج ذیل دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ ان سب کو حسنات دارین سے نوازے۔ ان کی مالی قربانیوں میں برکت بخشے اور ان پر ان کے عزیز و اقارب پر اپنے فضلوں کے دروازے کھولے۔ آمین"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور پرنور کی مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں کا مورد بننے اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

تحریری انعامی مقالہ

نظارت تعلیم کی طرف سے امسال ۹۵-۱۹۹۴ء کے مقالہ جات کے لئے درج ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) عصر حاضر میں مذہب کی ضرورت (۲) فریضہ تبلیغ اور ہماری ذمہ داریاں (۳) تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں

شرائط مضامین :- (۱) مضمون/مقالہ کم از کم (۱۰۰۰۰) دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ اردو یا انگریزی زبان میں ہونا چاہیئے۔

(۲) :- مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کیا جائے۔

(۳) :- مضمون میں حوالہ جات مستند اور سند کے ساتھ ہونے چاہیئے۔

(۴) :- مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۵ء تک پہنچ جانا چاہیئے۔ ۲۸ فروری ۹۵ء کے بعد موصول ہونے والے مقالے اس انعامی مقابلے میں شامل نہیں ہوں گے۔

(۵) :- مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

(۶) :- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نگار کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۷) :- مقالہ جات کے بارہ میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

انعامات کی تفصیل

(i) :- انعام اول -/۱۰۰۰ روپے نقد

(ii) :- " دوئم -/۷۰۰ " "

(iii) :- " سوئم -/۵۰۰ " "

زیادہ سے زیادہ احباب (مرد و زن) سے اس انعامی مقالہ کے مقابلہ میں حصہ لینے کی درخواست ہے۔ اس مقالہ میں حصہ لینے کے لئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ناظر تعلیم کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بیعتِ علیؓ - بقیہ صلہ

تاریخ اسلام کے اوراق کو مزید کھنگالنے سے اس سلسلہ میں ایک اور زندہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حضرت علیؓ بھی اپنی روایتی خاندانی شرافت، عالی ظرفی، بے نفسی عالی نسبی اور بے داغ خلوص و صداقت کے مطابق زندگی بھر حضرت ابوبکر کی خلافت کے زمانہ میں ان کے معاون رہے وہ اُن کے بہترین مُشیر اور سچے خیر خواہ تھے ہر بات میں اس امر کو ترجیح دیتے جس میں اسلام اور مسلمانوں کی بہبود اور بہتری مضمر ہو، حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر کے ساتھ اخلاص اور مسلمانوں کے مفاد میں اور خلافت کے اقدامات کو کامیاب بنانے میں صحیح و مخلصانہ مشورہ اور تعاون سے کبھی دریغ نہیں کیا - اس کا انتہائی روشن، ناقابلِ انکار کھلا ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر مرتدین سے جنگ کرنے اور ان کے خلاف فوجی کاروائیوں کی بذاتِ خود قیادت کرنا چاہتے تھے اور اس سلسلہ میں "ذوالقصہ" (یہ مقام مدینہ سے ایک روز کی مسافت پر ہے) جانے کے لئے پا بہ رکاب تھے جو ایک انتہائی خطرناک اقدام تھا جس سے نہ صرف اُن کی ذات بلکہ پورے اسلامی وجود کو خطرہ لاحق ہو گیا۔

ابن کثیر کہتے ہیں کہ:- "دارقطنی ابن مسیب سے اور وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر "ذوالقصہ" کے لئے تیار ہوئے اور اپنی سواری (اُونٹنی) پر بیٹھ گئے تو حضرت علیؓ نے اس کی مہار پکڑ لی اور کہا اے خلیفہ رسول اللہ کدھر جا رہے ہو؟ میں آپ سے وہی کہتا جو اُحد کے موقعہ پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ اپنی تلوار نیام میں رکھو اور ہم سب کو اپنی دائمی جُدائی کا صدمہ نہ دو اور مدینہ واپس جاؤ بخدا اگر آپ کو کوئی زخم پیش آیا تو اسلام کا شیرازہ ہمیشہ کے لئے بکھر جائے گا چنانچہ حضرت ابوبکر واپس ہو گئے"۔ (البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۱۴-۳۱۵ بحوالہ المرتضیٰ ص ۱۵۵)

بیعت علیؓ کے سلسلہ میں ایک معروف محقق صاحب قلم جسٹس سید امیر علی (موصوف ہندوستان کے نمازترین قانون دان تھے اور بنگال ہائی کورٹ کے سنہ ۱۹۰۴ء میں چیف جسٹس تھے) کا ایک حقیقت افروز تاریخی تبصرہ نقل کرتا ہوں۔

"ابوبکرؓ اپنی دانشمندی اور اعتدال کی وجہ سے امتیازِ خاص کے مالک تھے ان کے انتخاب کو حضرت علیؓ اور خاندانِ نبوت نے اپنے روایتی خلوص اور اسلام کے ساتھ وفاداری اور دلی وابستگی کی بناء پر تسلیم کیا"۔ (بحوالہ کتاب مختصر تاریخ عرب ص ۲۱)

بہر کیف ان مذکورہ اُمور اور واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ شیر خدا حضرت علیؓ نے صدیق اکبر کی برضاء و رغبت بیعت کی تھی اور یہ کہ تادم آخر خلافت کے ساتھ گہری دلچسپی و عقیدت مندی کا مظاہرہ بلکہ مثالی مظاہرہ کرتے تھے۔

اب آخر میں ایک تاریخی واقعہ تحریر کرتا ہوں جس سے معلوم ہو گا کہ حضرت علیؓ کو صرف خلافتِ ابوبکر سے ہی نہیں بلکہ ابوبکر کی ذاتِ اقدس سے کس قدر معتقدانہ ہمدردی تھی۔ چنانچہ مؤلف "المرتضیٰ" دُرِ منثور از سیوطی ج ۲ ص ۱۰۱ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ اخذت ابا بکر الخاصرة فجعل علی کرم اللہ وجهه يسخن يده (بالنار) فيكوى بها خاصرة ابى بكر رضی اللہ عنه - ترجمہ حضرت ابوبکر کی کوکھ میں درد ہو گیا تو حضرت علی اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے اس پر پھیرتے رہے اور اس کو سینکتے رہے"۔

"افکارِ ملی" کے جواب میں: بقیہ صفحہ ۵

اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۵۷-۱۹۵۶ء کا بجٹ بہیں لاکھ ہو"۔
(الفضل ۲۲ر فروری ۵۶ء)

پس احمدیت کے مقابل میں جو بھی مکر و فریب، افتراء پردازی کی جائے گی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ناکام ہو گی اور مخالفینِ احمدیت کو ناکامیوں

کا منہ دیکھنا ہو گا اور یہی اُن کا مقدر ہے

ص ۳۱ پر کتابچہ میں جو عبارت ہے وہ یوں ہے:-

(۱) - مذہب کے نام پر تلوار سے جنگ کرنا اس وقت حرام ہے اس وقت کا جہاد تلوار سے نہیں بلکہ قلم اور زبان یعنی تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ہے۔

(۲) - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے وحی والہام کا سلسلہ بند نہیں ہُوا - بلکہ خدا آج بھی اپنی ہستی کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے اپنے پیاروں سے ہمکلام ہوتا ہے ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اسی طرح کا وحی والہام کا سلسلہ تا قیامت جاری ہے لیکن یہ شرف بغیر متابعت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نہیں۔

یہاں پر بڑی بے باکی سے منظوم کلام اور آخری عبارت حذف کی گئی ہے قرآن مجید نے یہ کام یہودیوں کا قرار دیا ہے کیوں نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مسلمان بھی یہودیوں کے نقشِ قدم پر چلنے لگیں گے چنانچہ ایسے ہی وقت میں مسیح موعود نے آنا تھا - پس تمہارے ہی کارنامے تم کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں - خدا تمہیں ہدایت دے۔

ص ۳۲ پر خلفاء احمدیت کے ناموں میں ہیرا پھیری آپ کی عقل اور احتیاط کے معیار کو واضح کرتی ہے نقل راچہ عقل

ص ۳۵ پر آپ لکھتے ہیں کہ مشن کے سینٹر میں ڈش اینٹنا لگا ہُوا ہے جس کے ذریعہ سے اطراف میں بسنے والوں کے لئے کیبل کے ذریعہ مسلم ٹیلی ویژن کے پروگراموں کی سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے حالانکہ اطراف میں کسی کو کیبل کے ذریعہ سہولت نہیں دی گئی نہ جانے آپ کو یا آپ کے نمائندہ کو یہ سہولت کہاں سے نظر آئی - شاید الیکٹرک لائنوں کو دیکھ کر ایسا لکھ دیا ہے - ماشاء اللہ جس رسالے کے ایسے نمائندے ہوں اس کی باقی رپورٹنگ کا حال بھی ہر عقل مند پر واضح ہو سکتا ہے۔

ص ۳۶ پر سعودی گزٹ کا ذکر کرتے ہیں بہت دُور کی سوجھی ہے اس پر لعنة اللہ علی الکاذبین ہی کہا جا سکتا ہے

ص ۳۷ پر مختلف تصاویر دے کر اُن کے ساتھ "قادیان میں" از خود اضافہ کر کے اپنی ذہنی اُلجھن کو آشکار کیا ہے اور از خود اربابِ حکومت کا تعلق ثابت کرنے کی مکروہ کوشش کی ہے - حالانکہ حقیقت یوں ہے۔

(۱) - سابق صدرِ جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ کو گورمکھی کا ترجمہ قرآن ۱۹۸۳ء میں دہلی میں پیش کیا گیا ہے۔

(۲) سابق گورنر پنجاب کے ساتھ چنڈی گڑھ ۱۹۸۷ میں وفد نے ملاقات کی ہے اور اسلامی لٹریچر پیش کیا ہے

(۳) سابق صدرِ جمہوریہ آر وینکٹ رمن کو ۱۹۸۸ء میں ہندی ترجمۃ القرآن دہلی میں پیش کیا گیا ہے ___ مگر آپ کے بد دیانت نمائندہ خصوصی کو یہ سب قادیان میں نظر آئے ہیں۔

ص ۳۸ پر لدھیانہ کے جلسہ کی فوٹو دی ہے اور عنوان جشن صد سالہ کے مہمان خصوصی کا دیا ہے حالانکہ جشن صد سالہ قادیان میں ہُوا وہاں گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ نہیں تھا

باقی رہی یہ بات کہ جماعتِ احمدیہ اسلام دشمنوں کی آلۂ کار ہے یہ بہتانِ عظیم ہے - نہ ہی جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور نہ ہی اسرائیل کی "ایجنٹ" بلکہ احمدیت وہ پودا ہے جس کو چمنِ اسلام کی سرسبزی و شادابی کی خاطر مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

درخواستِ دُعا:- مکرم مجید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مجید احمد صاحب درویش مرحوم ان دنوں بیمار ہیں - موصوف کی کامل شفایابی کے لئے نیز اُن کے افرادِ خانہ کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے درخواستِ دُعا ہے - اعانت بدر میں -/۱۰۰ روپے ادا کئے گئے - ● - عزیز محمد اسحق اسد صاحب تماپوری دسویں کے امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قارئین کے خطوط

● چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال مقیم لندن تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہفت روزہ بدر دائمی مرکز سلسلہ دارالامان سے ایسی بیش بہا خدمات بجا لا رہا ہے کہ آپ کا اس پر فخر کرنا برحق ہوگا۔ اگر مناسب سمجھیں تو اپنے مؤثر ہفت روزہ بدر میں میرا محبت بھرا سلام تمام احباب صدق و صفا و وفا کی خدمت میں پیش کر کے دُعا کے لئے درخواست کر دیں۔ اس ناچیز کو اعصابی کمزوری و انجائنا اور معدہ کے السر کی تکلیف برسوں سے ہے۔"

بدر ۔ محترم مولانا صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک معروف شخصیت ہیں ان کے تاثرات ہمارے لئے باعث حوصلہ افزائی ہیں۔ قارئین بدر سے محترم موصوف کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ آپ کی نظم اسی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

● کینیڈا (ONTARIO) سے مکرم ضیاء خان صاحب تحریر فرماتے ہیں

"آج ہم تمام دنیا میں ابراہیمی دعاؤں کا نظارہ خدا تعالیٰ کی خاص حکمتوں سے دیکھ رہے ہیں۔ گزشتہ رات جب ایک امریکن نے حضور سے سوال کیا کہ میں اکیلی جگہ پر مسجد سے دُور رہتا ہوں میں قرآن پاک کو پڑھنے کا شوق کس طرح پورا کروں گا۔ حضور نے فرمایا میں خود روز آپ کے گھر قرآن کریم پڑھانے آیا کروں گا۔ بس آپ ڈش انٹینا کا بندوبست کر لیں"

خداوند کریم کے مسیح موعود علیہ السلام کیسے آج ہواؤں کے فرشتوں کے دوش پر بجلی کی لہروں کے ذریعہ خلیفۃ المسیح کو ہر گھر میں اُتار لائے ہیں۔

اگر آپ میرا یہ نوٹ بدر میں درج فرمائیں تو مزا آجائے۔"

بدر ۔ ضیاء صاحب گیمبیا (افریقہ) کے احمدی ہسپتال میں ایک عرصہ تک میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ ضیاء صاحب! یہ مزے آپ اکیلے ہی نہیں لوٹ رہے آج دُنیا بھر کے تمام احمدیوں کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی حال ہے۔

یقین جانئے! آپ کا یہ خط پڑھ کر ہمیں بہت مزا آیا۔

درخواستِ دُعا:۔ عزیزم محمد ہمایت اللہ سلمہ ایم اے انگلش لیکچراری پوسٹ کے لئے انٹرویو دے رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (اعانت بدر -/۲۰۰ روپے)

(محمد عنایت اللہ ارا پہاڑ)

سورج کی طرح حق بھی چمکتا ہے جہاں میں

اللہ کرے کوئی انہیں۔ جا کے بتا دے / عزت اُسے ملتی ہے جسے میرا خدا دے
سورج کی طرح۔ حق چمکتا ہے جہاں میں / گو کوئی اُسے۔ لاکھ ہی پردوں میں چھپا دے
مظلوم کی آہیں۔ کبھی خالی نہیں جاتیں / جا کر کوئی۔ انصاف کے تیلوں کو بتا دے
دنیا نے ہے۔ انصاف کی۔ توقیر گھٹا دی / یارب۔ تو میرا۔ حوصلہ ضبط بڑھا دے
یوں ہی سہی۔ لو فاتحہ خیر تو۔ پڑھ دیں / انصاف۔ کہاں دفن ہے۔ کوئی یہ بتا دے
فرزانے ہی فرزانے ہیں۔ فرزانے ہیں ہر سُو / دیوانہ بنا دے۔ مجھے۔ دیوانہ بنا دے
اے فہمِ رسا۔ ٹھہر ذرا۔ بند نہ کرنا! / دیوانوں کی فہرست میں۔ اِک نام بڑھا دے
مظلوم تیری گود میں۔ پلتے ہیں ہمیشہ / ظالم کو بھی کچھ۔ فہم و ذکا، دے تو حیا دے
تاریخ سے ظالم نے نہیں سیکھا ہے کچھ بھی / طاقت کے نشے میں ہے۔ تو ہی اُسکو سمجھا دے
ستار ہے۔ غفار ہے۔ قہار ہے مولیٰ / چاہے جسے بخشے۔ تو جسے چاہے سزا دے
تقدیر تیری بندی ہے۔ تو مالکِ تقدیر! / چاہے جسے رکھے۔ تو جسے چاہے مٹا دے
ہے واسطہ رحمت کا تیری۔ رحم مجسم / بیمار۔ خطاکار ہیں۔ ہم سب کو شفا دے
تیری ہی۔ محبت کیلئے۔ وقف رہے دل / غفلت میں کوئی۔ اِسکو نہ بُت خانہ بنا دے
آباد رہے۔ صبح و مسا۔ حمد سے تیری / ایسا نہ ہو کوئی اِسے۔ ویرانہ بنا دے

اے احمدیؔ یہ نظم تیرے پیاروں نے سُن لی
دِل وادنہ تو جائے۔ تجھے داد خُدا دے

یہ نظم مرٹن ہال لندن کے ایک مشاعرہ میں پڑھی گئی۔

(چوہدری عنایت اللہ احمدی لندن)

چندہ جلسہ سالانہ:۔ جلسہ سالانہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ہم سب کا فرض ہے کہ جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصد ادا کر دیں۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ یا سالانہ ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

۱۰۳ واں جلسہ سالانہ مبارک ہو

مردوں کیلئے لاجواب نسخہ
زرجام عشق
جسم میں چستی لانے اور کمزوری دور کرنے کیلئے

پیٹ درد۔ قبض۔ گیس کے لئے
شکتی لال گولی
ایک بار خدمت کا موقع دیں

پتہ:۔ چھابڑہ فارمیسی ہرچووال روڈ قادیان۔ پنجاب۔ بھارت

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ
(عملوں کا دارومدار انجام پر ہے)
(منجانب)
بیکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶۔ بینٹنگ لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز:۔
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524-649.

منقولات

۲ حیدرآبادی نوجوانوں کو امریکہ میں ٹاپ کمیونٹی ایوارڈ

اللہ تعالیٰ صلاحیت رکھنے والوں اور خدمت کرنے والوں کو سماج میں نمایاں کر دیتے ہیں۔ حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے دو بھائیوں نے امریکہ میں دھوم مچادی۔ انہیں گریٹر بووی BOWIE چیمبر آف کامرس اور بووی بلیڈ نیوز نے TOP COMMUNITY ایوارڈ کے لئے چنا ہے۔ یہ ایوارڈ ان افراد کو دیا جاتا ہے جو اپنی کمیونٹی، اپنے سماج اور اپنے عوام کے لئے جی جان سے خدمت کرتے ہیں۔ ۵ رمئی ۱۹۹۴ء کو فری اسٹیٹ مل میں دونوں بھائی عبدالشکور احمد اور عبدالہادی احمد کے لئے وہ لمحہ انتہائی خوشی اور مسرت کا تھا جبکہ چنچل گوڑہ حیدرآباد میں پروان چڑھے ان دو بھائیوں کو ترتیب وار "غیر معمولی شہری" اور "غیر معمولی نوجوان" ایوارڈ دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ ان بھائیوں کی والدہ محترمہ صبیحہ بانو، عبدالشکور کی اہلیہ نبیلا کے لئے بھی اعزاز ہے۔ ۴۰ ہزار نفوس کے شہر میں ایک ہزار شہریوں کے اجتماع میں اعزاز پانے والا یہ واحد ہندوستانی خاندان تھا۔ اس اعزاز کے ذریعہ عبدالشکور احمد عبدالہادی کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اور یہ اعزاز پاکر دونوں بھائیوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ وہ مستقبل میں اور لمبے ڈگ بھریں گے۔ ۳۰ سالہ عبدالشکور جامعہ عثمانیہ کے گریجویٹ اور ایر لائن ANALYST ہیں۔ انہیں علاقہ میں مقیم بوسنیا کے پناہ گزینوں کے لئے کام کرنے اور بوسنیا کے پناہ گزینوں کے مصائب اور مشکلات سے واقف کرانے اور بے گھر افراد کے لئے آسرا، سہارا فراہم کرنے کے پروگرام میں ان کے گراں بہا حصہ پر ایوارڈ دیا گیا ہے۔ عبدالشکور نے ہیٹی، روانڈا، ویٹ نام اور صومالیہ جیسے ممالک کے پناہ گزینوں کی بحالیات اور باز آبادکاری کے کام میں بھی سرگرم حصہ ادا کیا ہے۔ بھارت کے بعض علاقوں میں آئے زلزلہ کے متاثرین کی مدد کے لئے انہوں نے امریکی کانگریس کے ارکان کو کامیاب ترغیب بھی دی تھی۔ عبدالشکور مقامی اخبارات میں مختلف مسائل پر لکھتے بھی ہیں اور ایک دو مرتبہ مقامی کیبل نیوز نے ان سے انٹرویوز بھی لئے ہیں۔ عبدالشکور خدام الاحمدیہ (احمدیہ مسلم یوتھ آرگنائزیشن) کے صدر ہیں۔ عبدالہادی احمد کی عمر ۲۰ سال ہے۔ وہ سینٹ جاویرس ہائی اسکول کے سابق طالب علم ہیں اور پرنس جارجس کمیونٹی کالج میں پری فارمس کے اسٹوڈنٹ ہیں۔ انہیں ٹاپ کمیونٹی ایوارڈ کے لئے اس لئے منتخب کیا گیا انہوں نے بے گھر افراد کے لئے ماہانہ خوراک فراہم کرنے کیلئے باقاعدہ مہم چلائی پناہ گزینوں کی باز آبادکاری کے کام میں سرگرم رول ادا کیا اور بے گھر افراد کے لئے موسم سرما میں آسرا سہارا فراہم کرنے کے پروگرام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ان دونوں بھائیوں نے خدمت خلق کے ذریعہ حیدرآباد ہندوستان اور اپنی کمیونٹی کا نام روشن کیا ہے۔ (روزنامہ سیاست حیدرآباد ۲۶-۶-۹۴)

دنیا کی آبادی ۵ ارب ۷۰ کروڑ، مسلمان ۳۰ فیصد عیسائی ۴۰ فیصد ہندو ۱۲ فیصد

قاہرہ ۸ رجون (آئی ایف اے) انٹرنیشنل امیگریشن آرگنائزیشن کے ڈائرکٹر مسٹر جیمس پرلیسرنے کہا ہے کہ اس وقت پوری دنیا کی آبادی پانچ ارب ستر کروڑ ہو گئی ہے اور اکیسویں صدی کے وسط تک گیارہ ارب سے زیادہ ہو جائے گی۔ ریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے مسٹر جیمس نے کہا کہ آئندہ پچاس سال کے دوران دنیا کی آبادی میں جو پانچ ارب کا اضافہ ہوگا اس میں ۸۵ فیصد اضافہ ترقی پذیر ملکوں میں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر ملکوں کی آبادی میں اضافہ ہونیکی وجہ سے ان ملکوں کے ترقیاتی پروگراموں میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی اور ان ملکوں کے لوگ بڑی تعداد میں روزگار تلاش کرنے کے لئے ترقی یافتہ خوشحال ملکوں کی طرف رخ کریں گے۔ دریں اثناء دنیا کی آبادی میں مختلف مذہبی فرقوں کی آبادی کا جو تناسب بعض یورپی تنظیموں نے شائع کیا ہے۔ اس کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ تعداد عیسائی مذہب ماننے والوں کی ہے۔ یورپ اور امریکہ کی تقریباً پوری آبادی عیسائی ہے اس کے بعد ان ملکوں کی آبادی میں دوسرا نمبر مسلمانوں کا ہے۔ دنیا کی آبادی میں عیسائیوں کا تناسب چالیس فیصد ہے جبکہ دوسرے نمبر پر مسلمان ہیں۔ انڈونیشیا ملیشیا، بنگلہ دیش، پاکستان، مشرقی وسطی، وسطی ایشیا اور شمالی مغربی افریقہ کے ملکوں میں مسلمانوں کی تعداد نوے سے ۹۵ فیصد تک ہے۔ اور بعض ملکوں میں سو فیصد مسلمان ہیں۔ ہندوؤں کی آبادی ہندوستان اور نیپال میں بالترتیب ۷۵ اور ۹۹ فیصد ہے۔ بنگلہ دیش اور جنوب مشرقی ایشیا، افریقہ اور یورپ امریکہ میں بھی ہندوستان سے جانے والے ہندو مستقل طور پر آباد ہو گئے ہیں۔ سب کو ملاکر پوری دنیا کی آبادی میں ہندوؤں کا تناسب ۱۲ فیصد ہے۔ دس فیصد بدھ مذہب کو ماننے والے ہیں اور قریب سات فیصد قبائل ہیں جس کا کوئی خاص مذہب نہیں ہے۔ رسم ورواج کے مطابق قبائلی لوگ مختلف دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان میں اکثر مظاہر پرست ہیں۔ یورپ کے مسیحی اداروں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ عیسائی مذہب کا پھیلاؤ رک گیا ہے لیکن اس کے برعکس دوسرے مذاہب کو ترک کرکے اسلام قبول کرنیوالوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں بھی سوسائٹی کے اعلیٰ طبقہ کے دانشور، عیسائی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر رہے ہیں ہندو مذہب قبول کرنے والوں کی تعداد صفر فیصد ہے جبکہ ہندوستان کے ہریجن اور قبائل ہندو مذہب اور مظاہر پرستی کو چھوڑ کر عیسائی مذہب اور اسلام قبول کر رہے ہیں ان اداروں کے اسلام قبول کرنے والوں کا موجودہ تناسب برقرار رہا تو آئندہ صدی کے وسط تک مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے زیادہ ہو جائے گی۔ (روزنامہ مشرق کلکتہ ۹/۶/۹۴)

بنگلہ دیش میں ۱۳ اسلامی جماعتوں کا اتحاد

ڈھاکہ ۹ جولائی (پی ٹی آئی) بنگلہ دیش کی ۱۳ اسلامی پارٹیاں اور گروپوں نے اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک اتحاد قائم کر لیا ہے جو اسلام کی توہین کرنے کے خلاف قانون بنانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کرے گا۔ اتحاد کے ایک جاری کردہ اعلان کے مطابق ۱۳ جماعتوں کے گروپ کو "متحدہ عملی کونسل" کا نام دیا گیا ہے اور بیت المکرم مسجد کے خطیب مولانا عبیدالحق کو اس کا منتظم مقرر کیا گیا ہے۔ کونسل نے اپنی افتتاحی میٹنگ میں یہ عہد کیا کہ وہ غیر سرکاری جماعتوں کے ایک طبقے اور غیروں کی بڑی اور ناپاک سرگرمیوں کی مزاحمت کرے گی۔ کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا کوئی بھی ممبر انفرادی طور پر کسی پروگرام پر عمل نہیں کریگا۔ مولانا عبیدالحق نے کہا کہ ایک بڑی اسلامی تنظیم جماعت اسلامی کو اتحاد میں شامل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ اتحاد کے بیشتر ممبر اسے پسند نہیں کرتے مگر جماعت اسلامی کے ایک لیڈر علی احسن مجاہد نے اتحاد کی تشکیل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ان کی پارٹی اسلام کے مفاد کا تحفظ کرنے کے ہر اقدام کی حمایت کرے گی۔ (روزنامہ اخبار مشرق۔ کلکتہ ۱۰/۷/۹۴)

(مرسلہ مکرم سید فیروز الدین صاحب انوکاپہ)

بانی پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۰۵-۶/۲
ٹیلیفون نمبر:۔
43-4028-5137-5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

साप्ताहिक 'बद्र' क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक : मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक : मुहम्मद नसीम ख़ान
क़ुरैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

हिन्दी भाग | वर्ष 1 | 3 नवम्बर 1994 | अंक 10

क़ुर्आन शरीफ़

"अल्लाह के सिवा कोई उपास्य नहीं"

(सत्य यह है कि) अल्लाह वह है जिस के सिवा कोई उपास्य नहीं। वह बादशाह है, स्वंय पवित्र है (तथा दूसरों को पवित्र करता है) वह निष्कलंक है (तथा दूसरों को सुरक्षित रखता है) वह सब को शांन्ति देने वाला है और सब का निरीक्षक है। प्रभत्वशाली है तथा टूटे हुए समस्त दिलों को जोड़ता है। बड़ा महिमाशाली है। ये लोग जिन पदार्थों को उसका साझी ठहराते है, अल्लाह उन सब से पवित्र है। (अल्-हश्र : 24)

"अभिमानी स्वर्ग में दाखिल नही हो सकेगा"

(प्रवचन हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम)

"वह व्यक्ति जिस के दिल में कण मात्र भी अभिमान होगा वह स्वर्ग में दाख़िल नहीं हो सकेगा। एक व्यक्ति ने निवेदन किया कि हे अल्लाह के रसूल ! मनुष्य चाहता है कि उसका कपड़ा अच्छा हो, उसका जूता अच्छा हो (ताकि वह अच्छा लगे) आप ने फ़र्माया यह अभिमान और घमंड करना नहीं क्योंकि अल्लाह तो स्वयं रुपवान और सुन्दर है और वह सुन्दरता को पसन्द करता है। अभिमान यह है कि मनुष्य सच्चाई का इन्कार करे, लोगों को तुच्छ और ज़लील समझे।" (मुस्लिम शरीफ़)

"अभिमानी ईश्वर की समीपता प्राप्त नहीं कर सकता"

फ़र्मान हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहब मसीह मौउद अलैहिस्लाम

"तुम यदि चाहते हो कि आसमान पर तुम से ख़ुदा राज़ी हो तो तुम परस्पर ऐसे एक हो जाओ जैसे एक पेट में से दो भाई। तुम में से अधिक आदर्णीय वही है जो अधिक अपने भाई के अपराधों को क्षमा करता है। अभागा वह है जो हठ करता है और क्षमा नहीं करता। अतः उसका मुझसे सम्बन्ध नहीं। परमेश्वर के अभिशाप से अधिक से अधिक डरते रहो क्योंकि वह पवित्र है और स्वाभिमानी है। दुष्कर्मी ख़ुदा की समीपता प्राप्त नहीं कर सकता तथा प्रत्येक जो उसके नाम के लिए आत्मसमर्पण का भाव नहीं रखता, उसकी निकटता प्राप्त नहीं कर सकता। अभिमानी उसकी समीपता प्राप्त नहीं कर सकता। अत्याचारी उसकी निकटता प्राप्त नहीं कर सकता वह जो धरोहर को क्षति पहुंचाता है वह परमेश्वर की समीपता प्राप्त नहीं कर सकता। वह जो सांसारिकता पर कुत्तों और च्यूंटियों और गिद्धों की भांति गिरते हैं तथा संसार में ऐश्वर्यवान है, वे उसकी निकटता प्राप्त नहीं कर सकते। प्रत्येक अपवित्र आंख उससे दूर है, प्रत्येक अपवित्र हृदय उससे अपरिचित है। वह जो उसके लिए अग्नि में है वह अग्नि से मुक्ति पाएगा। वह जो उसके लिए रोता है वह हंसेगा। वह जो उसके लिए दुनिया से सम्बन्ध तोड़ता है वह उसे मिलेगा। तुम सत्य हृदय से और पूरी सच्चाई के साथ और तीव्र गति से ख़ुदा के मित्र बनो ताकि वह भी तुम्हारा मित्र बन जाए। तुम अपने आधीनों, अपनी पत्नियों और अपने निर्धन भाइयों पर दया करो ताकि आसमान पर तुम पर भी दया की जाए। तुम सचमुच उसके हो जाओ ताकि वह भी तुम्हारा हो जाए।"

(कश्ती-ए-नूह पृष्ठ : 14)

क़ाएद-ए-आज़म इस्लामाबाद यूनिवर्सिटी (पाकिस्तान) के अहमदी प्रोफ़ेसर को शहीद कर दिया गया !

क़ाएद-ए-आज़म इस्लामाबाद विश्वविधालय के एक योग्य प्रोफ़ेसर जनाब नसीम बाबर को केवल इस कारण शहीदी का घूंट पीना पड़ा क्योंकि वह एक अहमदी प्रोफ़ेसर थे। 9 अक्तूबर को इन पर हमला किया गया जिस के कारण आप शहीद हो गए। प्राप्त जानकारी के अनुसार जिस रात आपको शहीद किया गया उस रात सवा दस बजे के करीब किसी अज्ञात व्यक्ति ने प्रो० साहिब के घर की घंटी बजाई और जब प्रो० साहिब ने दरवाज़ा खोला तो क़ातिल इन्हे घसीट कर बाहर ले गए और कलाशनकोंफ से इन पर फाईरिंग कर दी। प्रो० साहिब को शीघ्र ही हस्पताल ले जाया गया किन्तु वह बच न सके। प्रो० नसीम बाबर 42 वर्ष के थे।

इन का जनाज़ा इस्लामाबाद से रब्वह लाया गया। मौलाना सुलतान महमूद अनवर, नाज़िर इस्लाहो इरशाद ने आप का जनाज़ा पढ़ाया तथा तदफ़ीन बहिश्ती मक़बरा रब्वह में की गई। आप स्वर्गीय यूसुफ़ सुहैल, उप संपादक अल-फ़ज़ल अख़बार के छोटे भाई थे। (यह वही अख़बार है जिस के एडीटर श्री नसीम सैफ़ी पर तौहीन-ए-रिसालत का मुक़द्दमा किया है) आप अपने अध्ययन के विषय में इतने योग्य और कुशल थे कि प्रति वर्ष यूरोप की भिन्न-भिन्न यूनीवर्सिटियों में आपको अमन्त्रित किया जाता था। और इस वर्ष भी जर्मन, स्वीडन तथा इटली के शिक्षा केन्द्रों में जाकर आप ने यह कार्य कुशलता पूर्वक निभाया था।

अल्लाह तआला जनाब नसीम बाबर शहीद को स्वर्ग में उच्च स्थान प्रदान करें तथा शोक संतप्त परिवार को इस संकट को सहन करने का धैर्य प्रदान करे।

रावलपिंडी की मस्जिद की शहीदी का अभी घाव हरा ही था कि पाकिस्तान की राजधानी में एक निर्दोष को शहीद करके दूसरा घाव पहुंचाया गया।

राजनपुर (पाकिस्तान) के अहमदी मौलवी पर तौहीन-ए-रिसालत का झूठा मुकद्दमा किया गया है।

राजनपुर पाकिस्तान में जमाअत अहमदिय्या के मौलवी के विरुद्ध तौहीन-ए-रिसालत का मुक़द्दमा किए जाने की ख़बर मिली है। इन पर यह आरोप लगाया गया है इन्होंने डिश ऐन्टीना के द्वारा मस्जिद में गन्दी फ़िल्में दिखाई हैं। यह मुक़द्दमा 1 अक्तूबर, 1994 ई० को धारा 295 के अन्तर्गत लगाया गया है। याद रहे कि इस धारा के अधीन मृत्यु दण्ड दिया जाता है।

मुस्लिम टैलीविज़न अहमदिय्या पर यह समाचार देते हुए रशीद चौधरी साहिब प्रेस सैक्रेटरी जमाअत अहमदिय्या ने बताया है कि पाकिस्तान की अधिकतर अहमदिय्या मस्जिदों पर डिश ऐन्टीना केवल और केवल हुज़ूर के अभिभाषण सुनने के लिए लगाए गए हैं। इन के द्वारा गन्दी फ़िल्में न कभी पहले दिखाई गई और न कभी बाद में इस बात का कोई प्रश्न हो सकता है यह केवल ख़त्मे नबुवत की हिफ़ाजत करने वाले मौलवियों का छल-कपट और ईर्ष्या है जिस के कारण वह निर्दोष अहमदियों पर तरह-तरह के झूठे आरोप लगा कर के मुक़द्दमें करते हैं।

(...श .खुतबा जुमअ़ दिनांक 7 अक्तूबर, 1994 स्थान : केलगारी केनेडा)

ईर्ष्या से बचने और गरीब भाईयों की सहायता के लिए जरुरी है कि अपने से निम्न स्तर के लोगों की ओर देखो । इससे अल्लाह के प्रति हृदय में कृतज्ञा की भावना पैदा होगी ।

(हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब, इमाम जमाअत अहमदिय्या)

लन्दन (एम.टी ए) 14 अक्तूबर : हुज़ूर ने अपने पिछले .खुतबों के विषय को आगे बढ़ाते हुए इस बार भी मनुष्यों के पारस्परिक संबन्धों पर प्रकाश डालते हुए .खुतबा फ़र्माया। हुज़ूर ने हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा .सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम की एक हदीस का वर्णन करते हुए फ़र्माया कि सांसारिक विषयों में सदैव अपने से निम्न स्तर के लोगों की ओर देखना चाहिए। जब ऐसा करेंगे तो जहां एक ओर आप को समाज के ग़रीब और असहाय लोग सामने नजर आएंगे और उनकी सहायता करने की भावना दिल में पैदा होगी, वहां दूसरी ओर धनवान लोगों को देख कर ईर्ष्या की भावना नहीं अपितु कृतज्ञता की भावना जागृत होगी, और आप समझेंगे कि जो आपको मिला है यह आपका अधिकार नहीं था अपितु अल्लाह की देन है। हुज़ूर ने फ़र्माया कि यह जीवन का वह महान् फ़लसफ़ा है जिस के द्वारा हुज़ूर सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने हमें कृतज्ञता, आत्म-सम्मान और उदार-हृदयता का मार्ग बताया है। और यही वह गहरा मनोवैज्ञानिक सिद्धांत है जिस के फलस्वरुप समाज में शान्ति और सन्तुष्टि पैदा हो सकती है।

एक अन्य हदीस का वर्णन करते हुए हुज़ूर ने फ़र्माया कि बलवान वह नहीं है जो दूसरे को पछाड़ दे बल्कि बलवान वह है जो क्रोध के समय संयम का प्रदर्शन करे अर्थात अपने अहम् को पछाड़ दे। हुज़ूर ने फ़र्माया कि यह वह नसीहत है जिस को न मानने के नतीजे में बहुत बड़ी-बड़ी दर्दनाक घटनाएं होती हैं और बहुत से झगड़े ऐसा मोड़ ले लेते हैं कि परिवार बिखर जाते है और कई लोगों को आजीवन कारावास भुगतना पड़ता है।

हुज़ूर ने कुछ और हदीसों का वर्णन करते हुए उन को अपने जीवन में अपनाने की नसीहत फ़र्माई।

"क़ाइदीन इलाक़ाई"

मजलिस खुद्दामुल अहमदिय्या, भारत को सूचित किया जाता है कि वर्ष 94-95 के लिए निम्न क़ाइदीन इलाक़ाई की मंज़ूरी दी जाती है।

1) क़ाइद इलाक़ाई कश्मीर : डा० एजाज़ अहमद नायक, श्रीनगर
2) ,, ,, जम्मू : जनाब अब्दुल मन्नान आजिज़, चारकोट
3) ,, ,, बंगाल व आसाम : जनाब अब्दुर्रऊफ़, कबीरा
4) ,, ,, उड़ीसा : जनाब लियाक़त अली ख़ान, करेंग
5) ,, ,, तामिलनाडु : जनाब शीराज़ अहमद, मद्रास
6) ,, ,, आंध्र प्रदेश : जनाब मुहम्मद अज़ीमुद्दीन, हैदराबाद
7) ,, ,, कर्नाटक : जनाब अब्दुल मन्नान सालिक, यादगिरी

सदर,
मजलिस खुद्दामुल अहमदिय्या, भारत

पाकिस्तान में मुस्लिम अहमदिय्या मस्जिद की शहादत पर मुस्लिम टैलीविजन अहमदिय्या की दर्दनाक फ़िल्म !

सारे विश्व ने मस्जिद को शहीद करते हुए मुहाफ़ेज़ीन ख़त्मे नबुव्वत" के घृणित चेहरों को देखा और लानतें बरसायीं :

लन्दन 4 अक्तूबर (एम.टी.ए.) मुस्लिम टैलीविज़न अहमदिय्या पर इस शहीद की गई मस्जिद की फ़िलम दिखाई गई जो पिछले दिनों 16 सितम्बर 1994 को मुस्लिम राष्ट्र पाकिस्तान और वहां की न्यायिक प्रणाली से उत्तेजित "मुहाफ़ेज़ीन ख़त्मे नबुव्वत" ने शहीद की थी।

फ़िलम में दिखाया गया है कि 16 अक्तूबर को मस्जिद के मलबे पर ही रावलपिंडी के अहमदी नमाज़ पढ़ रहे है। यह मस्जिद जिसकी विपरीत दिशा में एक गिरजाघर है और निकट ही में दो और मस्जिदें हैं। उन मस्जिदों में जब गैर अहमदी मुसलमानों ने नमाज़ जुमअ़ पढ़ी तो उसमें अहमदी मस्जिद के तोड़े जाने पर मुस्लिम कट्टरपंथियों (उलमा) ने खुशियां मनायीं और .खुतबा जुमअ़ में अपने इस घृणित कार्य की सराहना की। लेकिन उसके सामने टूटी हुई मस्जिद के ढेर पर अहमदी मुसलमान नमाज पढ़ रहे थे। उसमें से अधिकतर लोगों की आंखों में आंसू बह रहे थे। और मस्जिद में उनकी चीख़ व पुकार सुनी गयी। जो वास्तव में अल्लाह तक पहुंची होगी और ज़ालिमों से इसका बदला लेगी। नमाज जुमअ़ से पहले .खुतबा जुमअ़ में रावलपिंडी जमाअत अहमदिय्या के सदर मुजीबुर्रहमान साहब ने ख़ास तौर पर अहमदी युवकों को धैर्य और संयम रखने की नसीहत की और कहा कि अहमदी कभी भी कानून को अपने हाथ में नहीं लेते चूंकि हमें सरकार ने अज़ान देने से रोका है इसलिए हम बिना अज़ान दिए ही नमाज पढ़ते हैं। इसी तरह जब भी हम पर नाजायज़ पाबन्दियां लगायी गयी है हम पूरी निष्ठा से उन पर पूरा उतरने की कोशिश कर रहे हैं

मलबे के ढेर पर बैठे हुए अहमदी युवकों के आनंदित प्रसन्न-मुख और अनुशासित चेहरे भविष्य के लिए अज़्म व हिम्मत के हथियारों से सुसज्जित अपने सदर जमाअत रावलपिंडी का .खुतबा सुन रहे थे। जब उन्होंने उसी दिन शाम को अपने प्यारे इमाम जमाअत अहमदिय्या हजरत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब का .खुतबा सुना तो जो कुछ थोडी बहुत उनके चेहरों पर उदासीनता थी वह भी ख़त्म हो गयी। फ़िलम में दिखाया गया कि मस्जिद और उस के मिले हुए हिस्से ध्वस्त कर दिए गए हैं। फ़िलम में यह भी दिखाया गया है कि किस तरह घृणित चेहरे जो हर तरह के हथियारों से लैस मस्जिद को तोड़ रहे हैं और बैनर भी लटकाए हैं। जिन पर लिखा है "कफ़न पोश दस्ते अहमदिय्या काम्पलैक्स की ईंट से ईंट बजा देंगे काम्पलैक्स हमें मन्ज़ूर नहीं।"

अचम्भे की बात तो यह है कि एक तरफ़ तो वे उस मस्जिद को भ्रष्ट जगह कहते हैं लेकिन दूसरी तरफ उसकी मांग भी कर रहे हैं कि वह उन्हें दे दी जाए ताकि वह उसे धार्मिक मदरसा बना लें।

For Dollo Supreme

CTC TEA

In 100 & 200 Gms. Pouche

Contact : Tass & Company

P-48 Princep Street, Calcutta-700072

Phones : 263287, 279302

लैदर बैल्ट, बैग, जैकेट व बैट आदि के उत्तम निर्माता

मैः निशा लेदर

19, ए जवाहरलाल नेहरु रोड, कलकत्ता-700081